آدم سمتھ (معاشی نظریہ کی پیش رفت میں اہم ترین شخصیت)

آدم سمتھ سکاٹ لینڈ کے قصبے کرکالڈی میں 1723ء میں پیدا ہوا۔ نوجوانی میں وہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں داخل ہوا۔ 1751ء سے 1764ء تک وہ گلاسکو یونیورسٹی میں فلسفہ کا استاد رہا۔ اس دوران میں اس کی پہلی کتاب ''اخلاقی جذبات کا نظریہ'' شائع ہوئی جس نے اسے علماء کی صف میں ایک ممتاز مقام دیا۔

تاہم اسکی لازوال شہرت کا انحصار اس کی عظیم تصنیف ''دولت اقوام عالم کی نوعیت اور وجوہات کی تحقیق'' پر ہے جو 1776ء میں منظر عام پر آئی۔ فوراً ہی اس نے ماہرین کی توجہ حاصل کی۔ باقی تمام عمر اس نے اسی سے شہرت اور عزت پائی۔ 1790ء میں کرکالڈی میں فوت ہوا۔ اس نے مجرد زندگی گزاری۔

معاشی نظریہ کے لیے تحقیق کرنے والوں میں آدم سمتھ پہلا آدمی نہیں تھا نہ ہی اس سے بیشتر معروف نظریات خود اس کے اختراع کردہ ہیں لیکن وہ پہلا آدمی تھا جس نے جامع اور باقاعدہ نظریہ معاشیات پیش کیا۔ جو حقیقتاً اس شعبے میں مستقبل کی ترقی کی بنیاد ثابت ہوا۔ اس وجہ سے یہ کہنا بجا ہے کہ ''دولت اقوام عالم'' سیاسی معاشیات کے جدید علم کا نقطہ آغاز ہے۔

اس کتاب کے اثرات میں سے ایک یوں ہے کہ اس نے ماضی کی متعدد غلط فہمیوں کی اصلاح کی۔

سمتھ نے قدیم تاجرانہ نظریہ کو رد کیا، جس میں ایسی ریاست کی افادیت پر اصرار تھا جس کے پاس بے پایاں سونے کے ذخائر ہوں۔ اس کتاب میں ریاست پسندوں کے نقطہ نظر کا بھی استرداد کیا گیا جس کے مطابق زمین اصل دولت ہے، اس کی بجائے سمتھ نے محنت کی بنیادی اہمیت پر اصرار کیا۔ اس نے پیداوار میں ممکنہ حد تک زیادہ اضافے پر زور دیا جو تقسیم محنت کی بدولت ہی ممکن ہے۔

اس نے ان تمام حکومتی دقیانوسی اور بے ضابطہ بندشوں پر بھی جرح کی جو صنعتی ترقی کی راہ میں حائل تھیں۔ دولت اقوام عالم کا بنیادی خیال یہ ہے کہ بظاہر منتشر کھلی منڈی ایک خود کفیل نظام ہے، جو اس

نوع کی، اوراس مقدار میں اشیاء پیدا کرنے لگتی ہے جس کی لوگوں کوضرورت ہواور جس کی مانگ زیادہ ہو۔مثال کے طور پر ہم فرض کرتے ہیں کہ کسی مطلوبہ شے کی رسد کم ہے۔

قدرتی طور پراس کی قیمت بڑھے گی، جتنی قیمت بڑھے گی، اس کے پیدا کرنے والوں کا منافع بھی بڑھے گا۔اس زیادہ منافع کے سبب صنعت کاراس شعبے کوزیادہ سے زیادہ پیدا کریں گے۔ پیداوار میں یہ اضافہ حقیقی قلت کوختم کردیگا۔مزید برآں بڑھتی ہوئی رسد مختلف صنعت کاروں کے بیچ مسابقت کے باعث اس شے کی قیمت کوگھٹا کراصل درجہ پر لے آئے گی، جوکہ دراصل اس کی پیداواری لاگت کے برابر ہے۔

دولت اقوام عالم میں سمتھ نے ایک حدتک کثرت آبادی پر مالتھس کے نظریات کی بھی پیش گوئی کردی تھی۔تاہم ریکارڈواور کارل مارکس کا اصرارتھا کہ آبادی کا دباؤ اجرتوں کوعمومی معاشی درجہ سے بڑھنے نہیں دیتا،

بالکل اسی طورواقعات نے ثابت کیا کہ اس نقطہ پرآدم سمتھ درست تھا، جبکہ ریکارڈواور مارکس غلط تھے۔ سمتھ کے نقطہ نظر کی درستی کے سوال یابعد کے نظریہ سازوں پراس کے اثرات سے قطع نظراہم بات یہ ہے کہ قانون سازی اور حکومتی حکمت عملیوں پران کے اثرات کس نوعیت کے تھے؟ دولت اقوام عالم بڑی صراحت کے ساتھ لکھی گئی۔کاروباری اورتجارتی امور میں حکومتی عدم مداخلت،کم محصولات اورآزاد تجارت کے حق میں اس کے نقطہ نظر نے انیسویں صدی کے دوران حکومتی حکمت عملیوں پر گہرے اثرات مرتب کیے۔آج بھی ان اثرات کومحسوس کیا جاسکتا ہے۔معاشی نظریہ سمتھ کے بعدمتعدد تبدیلیوں سے گزراہے اوراس کے چندنظریات متروک بھی ہوچکے ہیں۔آدم سمتھ کی اہمیت کوگھٹانا اگرچہ دشوارنہیں ہے۔لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ معاشیات کوایک منظّم علم کی صورت دینے والا بنیادی شخص وہی ہے۔

اس اعتبار سے انسانی فکری تاریخ میں اس کا شماراہم شخصیات میں ہوتا ہے۔